علامہ سید سلیمان ندوی کے علمی افکار کا تحقیقی جائزہ

فرزانہ فرخ

صدر شعبہ اسلامیات، ڈی۔اے ڈگری کالج برائے خواتین کراچی

FARZANA FARRUKH

ABSTRACT:

Allama Syed Suleman Nadvi is regarded as s very will known personality not only in the sub continent but also in the Islamic world.

He is known as a religious scholar, philosopher and thinker.

As a philosopher his vision and in sight upon the Muslim's past, present and future was of an intense nature.

He successfully responded to the western conspiracies against Islam through his in depth research articles. He has 17 books to his credit, each being as achievement in itself.

Syed Suleman Nadvi has effectively portrayed the Islamic preaching & various aspects of the life secrete of Holy Prophet S.A.W.

His work in this regard is reflective of his skill as a philosopher, preacher of Hadith, Islamic Law and as an orator besides being a critic.

His works in this regard is reflective of his skill as a philosopher.

His works are playing a vital role in forbidding a blind following of the Western culture.

On November 23, 1953 this great Scholar, Philosopher, Writer, Educationist, Translator, Poet and Thinker departed from this world.

خاندانی پس منظر اور پیدائش: ہندوستان کے صوبہ بہار شریف کی ایک شخصیت سید سلیمان ندوی ضلع پٹنہ کے ایک گاؤں دیسنہ میں ۲۳، نومبر ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام جناب حکیم سید ابوالحسن تھا۔آپ زیدی سادات خاندان سے تھے جس میں، قابل قدر علماء اور اطباء گزرے ہیں۔

آپ کے مورث اعلیٰ مشہد مقدس کے رہنے والے تھے جو شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان آئے۔آپ ہی کہ خاندان کے ایک بزرگ میر الحسن نے اکبر کے دین الٰہی کی مخالفت کی تھی جس کے نتیجے میں انہیں شہید کر دیا گیا تھا۔اسی زمانے سے یہ خاندان بہار میں آباد ہے۔

تعلیم و تربیت: سید سلیمان ندویؒ کی ابتدائی تعلیم کا بندوبست گھر سے شروع کیا گیا اور سید مقصود علی آپ کے پہلے معلم تھے، اس کے بعد ان کے بڑے بھائی سید حبیب نے دیسنہ میں فارسی اور عربی کی باقاعدہ تعلیم دینی شروع کی۔ان کے والد نے مزید تعلیم کے لئے پھلواری شریف بھیج دیا۔ یہاں مولانا شاہ محی الدین سے ہدایہ اور مولانا عبدالرحمٰن کاکوی سے شرح تہذیب پڑھنی شروع کی۔ پھر مدرسہ امدادیہ (در بھنگا) میں مولوی مرتضیٰ حسین سے تعلیم حاصل کی ۱۹۰۱ء لکھنؤ میں ندوۃ العلما کے درجہ ابتدائی سال دوئم میں داخلہ لے لیا۔

سید صاحب کی خوش نصیبی تھی کہ اس زمانے میں مولانا فاروق چڑیا کوٹی، مفتی عبداللطیف، مولانا حفیظ اللہ اور سب سے اہم نام علامہ شبلی نعمانیؒ کا ہے۔

شخصیت سازی میں شبلی کا کردار: سید صاحب کی عملی زندگی میں سب سے اہم کردار علامہ شبلیؒ ہی کا ہے۔علامہ شبلی علیگڑھ میں بھی استاد رہے تھے۔لیکن علیگڑھ کے مقابلے میں انہیں ندوۃ سے ذہنی قربت تھی۔

ستمبر ۱۹۰۴ء کو ندوۃ العلما لکھنؤ میں سید سلیمان ندویؒ کو علامہ شبلی نعمانیؒ سے پہلی دفعہ

شرف ملاقات حاصل ہوا۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ دو مہینے تک جاری رہا۔ علامہ شبلی نعمانیؒ نے سید صاحب کو غیر معمولی حد تک متاثر کیا، اور سید سلیمان ندویؒ صاحب نے بھی استاذ کے ذہن پر خوش گوار اثرات چھوڑے۔ شبلی نعمانیؒ نے ایک موقع پر سلیمان ندویؒ کے لئے کہا کہ:

> ملازمت نے مجھے حیدر آباد جانے پر مجبور کیا "مولوی سید سلیمان ندویؒ چندروز تک میرے ساتھ رہتے تو اچھا رہتا وہ جوہر قابل ہیں۔ (۱)

جب سید صاحب کو علامہ شبلی نعمانیؒ کے حلقہ درس میں بیٹھنے کا موقع ملا انہوں نے علامہ سے "دلائل الاعجاز" اور نقد الشعر جیسی کتابیں پڑھیں تو سید سلیمان ندویؒ صاحب کا ادبی مزاق نکھرا اور انہیں عربی زبان اور ادب پر غیر معمولی قدرت حاصل ہوگئی علامہ شبلیؒ کے پاس شام ومصر سے عربی اخبارات ورسائل آتے تھے سید سلیمان ندویؒ صاحب ان کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔

۱۹۰۷ء کو سید صاحب ندوۃ العلما کے آخری درجہ میں تھے۔ سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقع پر قابل طلباء اپنی پر اثر تقاریر کے ذریعے حاضرین مجلس کو متاثر کر رہے تھے۔ سید سلیمان ندویؒ نے "ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیونکر ہو" کے موضوع پر عربی میں فی البدیہ تقریر کر کے حاضرین مجلس کو حیران کر دیا اس سے متاثر ہو کر علامہ شبلی نعمانیؒ نے اپنا عمامہ اتار کر شاگرد کے سر پر باندھ دیا۔

سید صاحب حیات شبلیؒ میں فرماتے ہیں۔

> استاذ مرحوم نے جوش مسرت میں اپنے سر سے عمامہ اتار کر میرے سر پر باندھ دیا۔ جو اس خاکسار کے واسطے ہمیشہ کے لئے طرح افتخار بن گیا۔ (۲)

بستر مرگ پر علامہ شبلی نعمانیؒ نے اعزہ کو وصیت کی کہ سیرت النبی ﷺ کا مسودہ حمید الدین اور سید سلیمان ندویؒ کے سپرد کیا جائے اور کسی کو ہرگز نہ دیا جائے۔

سید سلیمان کہتے ہیں کہ شبلیؒ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا:

سیرت میرے تمام عمر کی کمائی ہے۔ سب کام چھوڑ کر سیرت ﷺ تمام
کرو۔ میں نے بھرائی آواز میں کہا۔ ضرور ضرور (۳)

بحثیت ادیب: علامہ سید سلیمان ندویؒ اپنے پیش روون کی طرح عالم و محقق اور ایک سماجی شخصیت تھے۔ وہ زندگی کا ایک نقطہ نظر رکھتے تھے۔ اور اپنے مقاصد کی تبلیغ ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ یہ انکا جذبہ ابلاغ تھا جس نے انہیں مختلف موضوعات پر اظہار خیال پر مائل کیا انہیں ادب کی ایک روایت ورثے میں ملی تھی اس ورثے کو فروغ دینے کے لئے انہوں نے دار المصنفین کی تشکیل کی اور رسالہ "معارف" کو اس کا ترجمان بنایا۔ مضمون "ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی" معارف کی کئی قسطوں میں شائع ہوا۔ عیسائیوں اور غیر مسلموں کے اس پروپیگنڈہ سے کہ ہندوستان میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا خود مسلمان متاثر ہو چکے تھے لیکن اس مضمون کی اشاعت کے ساتھ ہی مسلمانوں کو ایسا محسوس ہوا کہ انکی جھکی ہوئی گردنیں یکا یک خوشی بلکہ فخر سے اٹھ گئی ہیں۔ کیونکہ اس مضمون کے ذریعہ انہیں معلوم ہوا کہ ہندوستان میں اسلام سلاطین کی تلواروں سے نہیں پھیلا بلکہ اس کی ترقی ان ہی طریقوں سے ہوئی جیسے دنیا میں ہر داعیٔ مذہب کی ہوئی ہے۔ اور ہمیشہ ہوتی رہے گی اس مضمون میں جو تاریخی صداقتیں پیش کی گئی ہیں ان سے عیسائی مورخین اور مبلغین کی پھیلائی ہوئی تمام غلط فہمیاں دور کر دی گئیں۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ کی خالص ادبی تصنیفات دو ہیں۔ ایک خیام اور دوسرے نقوش سلیمانی پہلی کتاب مشہور فارسی شاعر کی حیات اور شاعری پر حرف آخر ہے۔ اور اس موضوع پر دنیا کی کسی زبان میں اس سے بہتر کوئی تنقید یا تحقیق آج تک لکھی نہیں گئی۔ دوسری کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے جو فاضل مصنف نے مختلف مواقع پر لسانی و ادبی موضوع پر تحریر کیے۔

دینی مفکر: دین اسلام انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ درحقیقت مفکر وہی ہے جسکی نظر انسان کے ماضی حال اور مستقبل پر ہو، ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

حضرات میں اسوقت آپکے سامنے اردو میں تقریر کر رہا ہوں گو اردو نے

ہندوستان میں اتنی ترقی کرلی ہے کہ وہ ملک کے ہر گوشے میں بولی اور سمجھی
جاتی ہے تاہم میں محسوس کرتا ہوں کہ مدراس کے لئے مناسب یہ تھا کہ یہ
لیکچر انگریزی میں ہوتے تاکہ ان کے فائدے کا دائرہ زیادہ وسیع ہوتا۔
اور وہ بھی ان میں شریک ہوتے اور دلچسپی لے سکتے جو اردو بلکل نہیں
سمجھتے۔(۴)

مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن آف انڈیا نے ۱۹۲۵ء ایک "سلسلہ خطبات اسلامیہ "شروع کیا جس میں سید سلیمان ندویؒ نے مختلف پہلوؤں پر آٹھ خطبے دیئے۔اور اس کا مقصد نو جوانوں میں اپنے دین سے قربت اور محبت پیدا کرنا تھا ان خطبات کی ترتیب یہ ہے۔

1۔ انسانیت کی تکمیل صرف انبیاء اکرام کی سیرت سے ہوسکتی ہے۔
2۔ عالمگیر اور دائمی نمونہ عمل صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت ہے۔
3۔ سیرت نبویﷺ کا تاریخی پہلو۔
4۔ سیرت نبویﷺ کی کاملیت۔
5۔ سیرت نبویﷺ کی جامعیت۔
6 سیرت نبویﷺ کی عملیت۔
7۔ اسلام کے پیغمبر کا پیغام۔
8۔ ایمان اور عمل۔

اپنے پہلے خطبہ مدراس میں وہ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتاتے کہ اسے عقل و شعور کی صلاحیتیں دی گئی ہیں۔تاکہ وہ دنیا میں اپنے اوپر عائد ذمہ داریوں سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہو سکے۔ان کا کہنا ہے کہ انسان چاہے کسی مذہب اور فلسفے کا معتقد ہو اسے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس کی تمام ذمہ داریوں کا اصل سبب اس کے

حساس، ادراک اور عقل وشعور کی صلاحیتیں ہیں۔ اور مذہب ہی انسان کے عقل وشعور کو ایک ضابطے کا پابند کرتا ہے۔ ورنہ دنیا میں بڑے بڑے فاتح وسپہ سالار شاعر وحکماء فلاسفر بادشاہ اور حکمران آئے اور گزر گئے بغیر کسی ہدایت کے۔

سورۃ العصر میں ارشاد الٰہی ہے:

قسم ہے زمانے کی بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیئے۔

سید سلیمانؒ نے اپنے عقلی استدلال اور دنیا کی عملی تاریخ کی مثالوں سے ثابت کیا کہ انبیاء اکرام ہی وہ برگزیدہ ہستیاں تھی جن کی تعلیم اور عمل کا سرچشمہ ہر خاص وعام کے لئے جاری تھا ۔اور بلا امتیاز غریب وامیران سے فیض حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ سیدؒ صاحب فرماتے ہیں۔

ان میں سے بلند وسب سے اعلیٰ وہ طبقہ ہے جو بادشاہون کی طرح جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکومت کرتا ہے اس کی حکمرانی کی زمین دنیا کی مملکت نہیں بلکہ دلوں کی مملکت ہے۔(۵)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد عورت کو یکساں شعور وادراک بخشا ہے اور ان کی اہمیت اللہ کی نظر میں یکساں ہے لیکن یہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عورت کہ طبعی حالات فرائض امامت کے منافی ہیں۔ مسلم خواتین کے کارناموں پر اب تک قلم نہیں اٹھایا گیا۔لیکن "سیرت عائشہؓ" کی شکل میں سید ندویؒ صاحب نے ایک کامل عورت کے کردار کو دنیائے اسلام اور ان کے مخالفین کے سامنے پیش کیا ہے۔تاکہ وہ جان لیں کہ ایک مسلمان عورت کی زندگی کی حقیقی تصویر کیا ہے۔

"سیرت عائشہ" معترضین اسلام کا مدلل جواب ہے۔آج مسلم امہ جس مصیبت میں گرفتار ہے اس کی آدھی ذمہ دار خود عورت ہے وہم پرستی، قبر پرستی، جاھلانہ رسم ورواج غم وشادی کے موقع پر غیر اسلامی رویے اور بے جا اصراف کا مشاہدہ ہم روزمرہ امور میں کر سکتے ہیں۔

عیش وعشرت کی زندگی نے مسلم خواتین کی اسلامی روح کو مردہ کر دیا ہے اسلامی تعلیم و

تربیت کی کمی، الیکٹرونک میڈیا کے منفی کردار، اسلامی معاشرے کے تابوت کی آخری کیل ثابت ہو رہے ہیں۔

مسلمان عورت کی زندگی کا مکمل نمونہ آج بھی "سیرت عائشہ" کی شکل میں شمع ہدایت ہے۔ ایک مسلمان عورت کے لئے "سیرت عائشہ" میں اس کی زندگی کے تمام تغیرات، انقلابات، اور مصائب شادی، رخصتی، سسرال، شوہر، سوکن، بیوگی، غربت، خانہ داری، رشک وحسد ہر موقع اور حالات کے قابل تقلید نمونے موجود ہیں۔ "سیرت عائشہ" ایک آئینہ ہے۔ جس میں مسلمان عورت کی حقیقی تصویر نظر آتی ہے۔ سیرت عائشہ کا مطالعہ اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو پر یہاں تک کہ نجی زندگی پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے۔

جیسا کہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی سیرت مبارکہ اس لئے قابل احترام ہیں کہ وہ ایک حجلہ نشین حرم نبوت ﷺ کو پاک زندگی کے واقعات کا مجموعہ ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ یہ دنیا کی بزرگ ترین انسان کی زندگی کا وہ نصف حصہ ہے جو مراۃ کاملہ (کامل عورت) کا بہترین مرقع ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔(۶)

"سیرت عائشہ" میں واقعہ افک دراصل جہاں بعد آنے والی امت کے لئے ایک سبق ہے وہیں شوہر اور بیوی کے رشتے کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ کی ہم سفری، ہار کا گم ہو جانا، ہار کی تلاش میں تاخیر، منافقین کی شرارت اور تہمت، حضرت حسانؓ اور دیگر واقعات افک، آنحضرت ﷺ کا خطبہ اور منافقین کی شورش، حضرت عائشہؓ کے حق میں آیات کا نزول جس میں انکا پاک دامن ہونا ثابت ہوا یہاں اللہ تعالی نے تمام مومنوں کو خطاب کیا کہ وہ اپنی بیویوں اور بہنوں کی نسبت نیک گمان رکھا کریں اور تہمت لگانے سے پرہیز کریں۔

سید سلیمان ندویؒ نے "سیرت عائشہ" میں ان کے اس کارنامے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جن صحابہ نے اپنی یادداشت احادیث کی شکل جمع کیں وہاں ان سے غیر دانستہ میں کوئی مشتبہ روایت بھی نقل ہو جاتی تو وہ اس کی درستگی حضرت عائشہ سے

کروایا کرتے تھے یا حضرت عائشہؓ کو از خود کسی غلط روایت کے تحریر ہونے کا علم ہو جاتا تو وہ فوراً اسے درست کرواتیں، جیسے حضرت فاطمہؓ کے واقعات میں، جیسے حضرت زینبؓ کے واقعات میں منافقین نے دانستہ غلط روایات ڈالنے کی کوشش کیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ کی پیش کی ہوئی احادیث اتنی واضح اور مستند ہیں کہ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

بلا شبہ (سیرت عائشہ) کی روشنی میں مسلمان عورت بہن بیوی اور بیٹی کا عظیم کردار سامنے آتا ہے اور یہ دشمنان اسلام کے اس دعویٰ کا جواب ہے جہاں مسلم دنیا کی عورت کو حقیر مجبور اور پسی ہوئی ثابت کر کے اسلام اور نبی کریم ﷺ کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں۔

مفکر اسلام سید سلیمان ندویؒ کی عقابی نظر سے مستشرقین کی اسلام مخالف سرگرمیاں کیسے چھپ سکتی تھیں۔

عہد قدیم میں مخالفین کے اعتراضات کا نشانہ مسلم اعتقادات تھے لیکن موجودہ دور میں مخالفین اسلام نے تاریخ و تمدن کے میدان پر مورچے قائم کر لئے ہیں۔ لہٰذا اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ضروری تھا کہ قدیم و جدید معلومات کی تشریح کے ساتھ ارض القرآن (عرب) کے حالات کی اس طرح تحقیق کی جائے کہ قرآن مجید کی صداقت ثابت ہو جائے اور دوسری طرف معترضین کی سازش بے نقاب ہو جائے۔

قرآن مجید میں عربوں کی مختلف قوموں، شہر اور مقامات کے نام ہیں۔ جن کی صحیح تاریخ سے عوام بلکہ علماء تک ناواقف ہیں۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ تیرہ سو سال گزرنے پر بھی علمائے اسلام نے اس فن پر کوئی کتاب نہیں لکھی تھی۔ جس کے نتیجے میں خود مسلمان تو ان حالات سے ناواقف رہے دوسری طرف غیر مسلموں کو تاریخ کو افسانہ کہنے کی جرأت ہوئی۔ بعض متعصب مستشرقین نے حد کر دی انہوں نے اپنی اخذ شدہ معلومات کو غلط طور سے قرآن کی مخالفت کے لئے استعمال کیا۔ ان سرکردہ مستشرقین میں فارسٹر، نولیدگی، ولکن، روبرٹس اسمتھ اور سینٹ ہیلیر شامل ہیں۔

سید سلیمان ندویؒ تاریخ ''ارض القرآن'' میں کہتے ہیں کہ "جس طرح ایرانی و یہودی مورخین کے مقابلے میں ابن حنیفہ دینوری المتوفی ۲۸۱ھ ابن قتیبہ المتوفی ۲۷۶ھ اور ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ نے اسلام اور قرآن کی تاریخ کی تحقیق و تطبیق میں کوششیں کیا، اسی طرح ضروری ہے آج کے زمانے میں جدید یورپین تاریخ کی اسلام و قرآن سے تطبیق دی جائے اور یورپین تاریخی تحقیقات اور اکتشافات کی غلطی کا پردہ چاک کیا جائے اور خود ان ہی کے کارخانوں کے بنے ہوئے ہتھیاروں سے ان کے حملوں کا جواب دیا جائے (۷)۔

جرمن پروفیسر ڈوزی کے نظریے کا جواب دیتے ہوئے سید سلیمان ندویؒ تاریخ ارض القرآن میں رقم طراز ہیں۔

> ہم مسلمانوں کا جہاں تک تعلق ہے اس رائے میں صرف اتنی ترمیم چاہتے ہیں مکہ میں بنی اسرائیل نہیں بلکہ اسرائیل کے ہم زاد بھائی بنی اسماعیل آ کر آباد ہوئے تھے۔ اس گھر کو بنی اسرائیل نے نہیں بلکہ ان کے دادا حضرت ابراہیم نے آباد کیا تھا۔ وہ ھبل کے نام سے نہیں بلکہ خدائے عزوجل کے نام سے بنایا گیا تھا۔ (۸)

سیرت نبوی ﷺ: سید سلیمان ندویؒ اپنے استاذ علامہ شبلی نعمانیؒ کے اس قول کو برابر نقل فرماتے تھے کہ اصل فن تو تفسیر حدیث اور علم الکلام ہے۔ ادب و تاریخ علمی دسترخوان کی محض چٹنی ہے۔ جو زبان کا ذائقہ بدلنے کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ ان کی عزیز اور بیش قیمت زندگی سیرت النبیؐ لکھنے میں صرف ہوئی جس کا شمار اس وقت اسلامی دنیا کی مقبول ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس شاہکار کے مرتب کرنے میں انہوں نے اس بات کا اہتمام کیا کہ اس میں کلام پاک اور حدیث کے علاوہ کسی اور چیز کا حوالہ نہ آئے۔ چنانچہ انہوں نے اس کتاب کے تقریباً تین ساڑھے تین ہزار صفحات لکھے ہونگے لیکن اس کو کلام پاک کی آیتوں اور حدیث کی روایتوں ہی سے مزین کیا ہے۔ حتی الوسع کسی مصنف اور کسی تصنیف کا سہارا نہیں لیا ہے۔ جب وہ کلام پاک کی آیتوں کی تفسیر

بیان فرماتے یا کسی حدیث کی روایت کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ دنیا کی لذیذ ترین نعمتیں ان کے پاس سمٹ کر آ گئی ہیں۔

استاذ کی وصیت کی تکمیل میں سید سلیمان ندویؒ نے اس بار امانت کو برضا ورغبت قبول کیا۔ سیرت النبیؐ کی تالیف میں نہایت باریک بینی، تحقیق اور جملہ آداب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

استاذ وشاگرد کی ذہنی ہم آہنگی کا یہ عالم تھا کہ جن ابواب کی کمی کو سید سلیمان ندویؒ نے محسوس کیا۔ استاد مرحوم نے اپنی آخری یادداشت میں ان پر اضافہ ضروری قرار دیا تھا۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں عوام اور خواص اور علماء کے طبقے نے اس کی قدر شناسی کی ہے سید سلیمان ندویؒ سیرت کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں۔

> ہندوستان میں اہل قلم کا کوئی طبقہ ایسا نہ تھا جس نے اپنے فن کی میزان نقد پر سیرت کے مضامین وتحقیقات کو نہ تولا ہو، حفاظ نے اس کی آیات قرآنی کو پڑھا، محدثین نے اس کی حدیثیں جانچیں۔ ادیبوں نے اس کے عربی اشعار اور ترجموں پر نقد کیا علمائے انساب نے اسماء کی تنقیح کی منجموں اور حساب دانوں نے اس کے زائچوں اور تاریخوں پہ نظر ثانی کی اہل تاریخ وسیر نے واقعات کی جانچ پڑتال کی۔(۹)

پہلی جلد نبوت کے پر آشوب غزوات پر مشتمل ہے اور دوسری جلد نبوت کی سہ سالہ امن کی زندگی کی تاریخ ہے۔(۱۰)

تیسری جلد محمد ﷺ کے منصب نبوت حقیقت نبوت اور فضائل ومعجزات پر مشتمل ہے۔ اپنی اس کاوش سے متعلق سید سلیمان ندویؒ کہتے ہیں کہ۔

> ایک مظلوم ومجہول انسان کی طاقت میں تحقیق کی جو حد تھی اس نے اپنی وسعت کے مطابق وہ پوری صرف کی ہے۔(۱۱)

چوتھی جلد کا موضوع منصب نبوت ہے آنحضرتؐ کو جو شریعت اور قانون ابدی عطا

ہوا وہ درحقیقت چار عنوانات پر مشتمل ہے۔ ا۔ عقائد ۲۔ عبادات ۳۔ اخلاق ۴۔ معاملات، لیکن جیسے جیسے مضمون آگے بڑھتا گیا تفصیلات بھی بڑھتی گئی اس جلد کے پچیس تیس صفحات لکھنے کے بعد استاذ محترم نے وفات پائی۔ بقیہ کتاب کی تکمیل کی ذمہ داری خود سید سلیمان ندویؒ نے اٹھائی۔ پانچویں، چھٹی اور ساتویں جلد بھی منصب نبوت کے مباحث کی تفصیل وتشریح ہیں۔ ان تینوں جلدوں میں تعلیم عقائد فرائض خمسہ ان کی مصلحتیں اور حکمتیں چھٹی جلد میں اخلاق ومعاشرت اور بقیہ امرونواہی کے معاملات ساتویں جلد میں ہیں۔

سید سلیمان ندویؒ نے الندوہ کی ایڈیٹری کی الہلال کی مجلس ادارت میں رہے رسالہ معارف کے ۳۸ سال ایڈیٹر رہے، ہزاروں ادبی وتحقیقی مضامین لکھے، ہزاروں علمی مجالس کے صدر نشین رہے، خطبات دیئے مقالات سنائے، اور چھوٹی بڑی سترہ کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے ہر کتاب ایک علمی کارنامہ تھی۔ ان کی کتابوں کے ترجمے انگریزی، فارسی، عربی، فرنچ، اطالوی اور ڈچ زبانوں میں ہوئے۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ کا لازوال عملی کارنامہ دارالمصنفین اعظم گڑھ ہے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء کو آپ نے وفات پائی۔

بقول ڈاکٹر حمید اللہ:

> اگر سید سلیمان ندویؒ ۱۴۰۱ھ تک زندہ رہتے تو میں ان کو پندرھویں صدی کا مجدد خیال کرتا انہوں نے علوم اسلامی کی بے پایہ خدمت کی اور ان کو ایک نئے راستے پر لگایا۔ (۱۴)

حوالہ جات

۱۔ حیات شبلیؒ۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ مکتبہ عالیہ لاہور۔ صفحہ نمبر ۴۰۰۔

۲۔ حیات شبلیؒ۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ مکتبہ عالیہ لاہور۔ صفحہ نمبر ۴۵۸۔

۳۔ حیات شبلیؒ۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ مکتبہ عالیہ لاہور۔ صفحہ نمبر ۲۳۷۔۲۲۷۔

۴۔ خطبات مدراس۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ مطبع شکیل پرنٹنگ پریس کراچی، اشاعت

۱۹۹۴صفحہ نمبر۲۳۔
۵۔ خطبات مدراس۔علامہ سید سلیمان ندویؒ مطبع شکیل پرنٹنگ پریس اشاعت ۱۹۹۴صفحہ ۱۲۵۔
۶۔ سیرت عائشہؓ۔علامہ سید سلیمان ندویؒ مطبع مکتبہ مدینہ ۱۷۔اردو بازار لاہور۔صفحہ ۱۷۔
۷۔ تاریخ ارض قرآن۔علامہ سید سلیمان ندویؒ جلد اول ۔مطبع دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔صفحہ نمبر ۱۳۔
۸۔ تاریخ ارض القرآن ۔علامہ سید سلیمان ندویؒ جلد دوم مطبع دارالاشاعت اردو بازار کراچی صفحہ نمبر ۳۸۵۔
۹۔ سیرت النبیؐ ۔علامہ شبلی نعمانیؒ ۔علامہ سید سلیمان ندویؒ ۔جلد اول مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور۔صفحہ نمبر ۱۵۔
۱۰۔ سیرت النبیؐ ۔علامہ شبلی نعمانیؒ ۔علامہ سید سلیمان ندویؒ جلد دوم مکتبہ مدینہ اردو بازار۔ لاہور۔صفحہ نمبر ۶۔
۱۱۔ سیرت النبیؐ ۔علامہ شبلی نعمانیؒ ۔علامہ سید سلیمان ندویؒ جلد سوم مکتبہ مدینہ اردو بازار۔ لاہور۔صفحہ نمبر ۱۴۔
۱۲۔ اورنگ سلیمان۔ پروفیسر سید فخر الحسن مطبع مجلس علوم اسلامیہ بہار کالونی بہادر یار جنگ روڈ کراچی۔نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۱۔